مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

بندوں پر اللہ کا حق

قولہ تعالیٰ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً (نساء36)

ترجمہ؛۔تم (صرف) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

تشریح ؛مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی شرک سے منع فرمایا ہے۔

حقیقت میں بندے پر اللہ کی بندگی فرض عین ہے اس کے بغیر انسان کبھی اللہ کے ہاں نجات نہیں پا سکے گا۔اس ہی کی عبادت بندوں پر حق ہے اور یہ حق ادا کرنا انسان کے لیے لازمی اور ضروری ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان محض کجاوے کی لکڑی کا فاصلہ تھا اچانک آپ نے فرمایا۔اے معاذ بن جبل میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں۔پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا۔ھل تدری ما حق اللہ علی عبادہ کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔آپ نے فرمایا۔حق اللہ علی عبادہ ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئاً 'بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے۔آگے جا کر فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ حاضر ہوں آپ نے فرمایا۔ھل تدری ما حق العباد علی اللہ اذا فعلوہ ۔کیا تمہیں معلوم ہے کہ اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا حق العباد علی اللہ ان لا یعذبھم اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے' تفسیر ابن کثیر ج ع ص388 مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کو معبود مانیں اور اسی کی عبادت کریں اس کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے

ترجمۃ الحدیث

گناہ اور نیکی کی پہچان

عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ ﷺ عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ماحاک فی صدرک و کرھت ان یطلع علیہ الناس اخرجہ مسلم (باب البر والصلۃ)

ترجمہ؛حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔نیکی حسن خلق (اچھی عادت) ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر اطلاع پائیں۔

مفہوم؛مذکورہ حدیث پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کی پہچان سے آگاہ فرمایا ہے اور گناہ کی علامتیں بھی واضح فرمائی ہیں۔آپ نے نیکی کے بارے فرمایا کہ حسن خلق کا نام ہے۔آپ کا فرمان' حسن خلق۔بہت ہی جامع ہے کیونکہ حسن خلق حقیقت میں قرآن کریم کے اوامر اور نواہی پر عمل کرنے کا نام ہے۔

جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے قرآن نے ذکر فرمایا انک لعلی خلق عظیم (ن) آپ عظیم خلق پر ہیں۔حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے خلق کے بارے بتائیں۔تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ عرض کیا کیوں نہیں فرمایا۔فان خلق نبی اللہ القرآن۔نبی کریم ﷺ کا خلق قرآن تھا۔

(تفسیر ابن کثیر' تفسیر سورۃ ن والقلم) یعنی آپ نے قرآنی آداب اس طرح اختیار کر لئے تھے کہ اس کے احکام پر عمل اور ان کے نواہی سے اجتناب اس طرح تھا کہ قرآن کی ہر بات آپ کی طبعی عادت بن گئی تھی۔

نیکی کی پہچان کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ نے گناہ کی دو علامتیں بھی بیان فرمائی ہیں پہلی یہ کہ وہ سینے میں کھٹکتا ہے انسان کو اس پر تسلی نہیں ہوتی ایک خیال یہ آتا ہے کہ یہ کام کر لوں اور کبھی یہ خیال آتا ہے نہ کروں یہ کام اچھا نہیں' اور دوسری علامت یہ بیان فرمائی کہ تجھے یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کام کا علم ہو اللہ تعالیٰ مذکورہ حدیث کی روشنی میں ہم سب کو نیکی اور گناہ کی پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔